فرواہر

قدیم ایران کی پراسرار اور باوقار علامت

قدیم تہذیبوں کی دنیا میں کچھ ایسی علامتیں موجود ہیں جو صدیوں گزرنے کے باوجود اپنی کشش اور معنویت برقرار رکھتی ہیں۔ فرواہر (Faravahar) بھی ایسی ہی ایک مشہور علامت ہے، جسے آج عموماً قدیم ایرانی تہذیب اور زرتشتی مذہب کے ساتھ منسوب کیا جاتا ہے۔ پروں سے مزین ایک انسانی پیکر پر مشتمل یہ علامت ایران کی تاریخ، ثقافت اور روحانی روایات میں ایک خاص مقام رکھتی ہے۔ فرواہر ایک علامتی نقش ہے جس میں ایک انسانی شکل کو پروں کے درمیان دکھایا جاتا ہے۔ اس انسانی پیکر کے ایک ہاتھ میں عموماً ایک دائرہ نما علامت ہوتی ہے، جبکہ دونوں جانب پھیلے ہوئے پر نمایاں ہوتے ہیں۔ یہ نقش قدیم ایرانی آثار، خصوصاً ''تختِ جمشید'' (Persepolis) اور دیگر تاریخی مقامات پر نظر آتا ہے۔ اگرچہ آج اسے زرتشتی مذہب کی سب سے نمایاں علامتوں میں شمار کیا جاتا ہے، لیکن ماہرین کے مطابق قدیم دور میں اس نقش کا اصل مفہوم قطعی طور پر ثابت نہیں۔ اس لیے فرواہر کے موجودہ مذہبی مفاہیم میں تاریخی تشریحات اور بعد کی روایتی تعبیرات دونوں شامل ہیں۔

فرواہر سے مشابہ پروں والے انسانی پیکر کی تصاویر ''ہخامنشی سلطنت'' کے آثار میں ملتی ہیں، جو تقریباً چھٹی سے چوتھی صدی قبل مسیح تک قائم رہی۔ تختِ جمشید کے عظیم الشان محلات اور سنگی نقش و نگار میں پروں والی علامتیں خاص طور پر نمایاں ہیں۔ قدیم ایرانی بادشاہت میں ایسے نقش شاہی اقتدار، عظمت اور روحانی تحفظ کے تصورات سے بھی منسلک رہے ہوں گے۔ تاہم یہ کہنا مشکل ہے کہ تختِ جمشید میں موجود ہر پروں والے پیکر کو لازماً وہی معنی دیے جائیں جو آج فرواہر کے بارے میں بیان کیے جاتے ہیں۔

زرتشتی مذہب دنیا کے قدیم مذاہب میں شمار ہوتا ہے اور اس کی تعلیمات کا مرکز نیکی، سچائی اور اخلاقی زندگی ہے۔ زرتشتی روایت میں انسان کو اپنے انتخاب اور اعمال کے لیے ذمہ دار سمجھا جاتا ہے۔ آج فروہر کو اکثر انہی اخلاقی تصورات کے ساتھ جوڑا جاتا ہے۔ اس کے تین حصوں والے پروں کو عام طور پر ''اچھے خیالات، اچھے الفاظ اور اچھے اعمال'' کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح نچلے حصے کو برے خیالات، برے الفاظ اور برے اعمال سے دور رہنے کے مفہوم سے جوڑا جاتا ہے۔ یہ تصور زرتشتی اخلاقی تعلیم کے معروف اصول اچھے خیالات، اچھے الفاظ، اچھے اعمال سے ہم آہنگ ہے۔

فرواہر کے مختلف حصوں کی علامتی تشریح

فرواہر کی خوبصورتی صرف اس کی ظاہری شکل میں نہیں بلکہ اس سے وابستہ علامتی مفہوم میں بھی ہے۔

۱۔ پَر:

پھیلے ہوئے پروں کو عموماً ترقی، بلندی اور نیکی کی طرف سفر کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ پروں کے تین حصوں کو اچھے خیالات، اچھے الفاظ اور اچھے اعمال سے منسلک کیا جاتا ہے۔

۲۔ انسانی پیکر:

درمیان میں موجود انسانی شکل کو انسان، اس کے شعور اور روحانی سفر کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ یہ انسان کو اپنے اعمال اور انتخاب کی ذمہ داری یاد دلاتی ہے۔

۳۔ دائرہ:

انسانی پیکر کے ہاتھ میں موجود دائرے کو بعض جدید تشریحات میں وقت، زندگی کے تسلسل یا روحانی وابستگی کی علامت قرار دیا جاتا ہے۔

۴۔ اوپر اور نیچے کے حصے:

علامت کے مختلف حصوں کو نیکی اور بدی کے درمیان انتخاب، روحانی بلندی اور اخلاقی ذمہ داری سے جوڑا جاتا ہے۔

کیا فرواہر واقعی زرتشتی مذہب کی اصل علامت ہے؟ یہ ایک اہم سوال ہے۔ جدید دور میں فرواہر کو زرتشتی مذہب کی علامت کے طور پر وسیع پیمانے پر استعمال کیا جاتا ہے، لیکن تاریخی اعتبار سے اس معاملے میں احتیاط ضروری ہے۔ قدیم ایرانی نقش و نگار میں پروں والے انسانی پیکر کا مطلب صرف ایک مذہبی نشان تک محدود نہیں کیا جا سکتا۔ بعض ماہرین اسے فرِّ ایزدی (Divine Glory) یا شاہی اقتدار سے متعلق علامتوں کے ساتھ جوڑتے ہیں، جبکہ کچھ اسے کسی محافظ یا روحانی وجود کی تصویر سمجھتے ہیں۔ اس لیے فروہر کی موجودہ تشریح کو قدیم دور کے قطعی اور واحد معنی کے طور پر بیان کرنا درست نہیں ہوگا۔

آج فرواہر ایران اور دنیا بھر میں زرتشتی ثقافت کی سب سے پہچانی جانے والی علامتوں میں شامل ہے۔ اسے زیورات، گھریلو اشیا، فن پاروں، کتابوں اور ثقافتی علامتوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ علامت صرف مذہبی شناخت تک محدود نہیں رہی بلکہ بہت سے لوگوں کے لیے قدیم ایرانی تہذیب، اخلاقی زندگی اور ثقافتی ورثے کی نمائندگی بھی کرتی ہے۔

فرواہر کی جدید تشریحات کا سب سے خوبصورت پہلو اس کا اخلاقی پیغام ہے: انسان کی زندگی اس کے خیالات، الفاظ اور اعمال سے تشکیل پاتی ہے۔ اچھا سوچنا، سچ بولنا اور اچھے اعمال کرنا انسان کو ایک بہتر زندگی کی طرف لے جا سکتا ہے۔ صدیوں

پرانی یہ علامت آج بھی ہمیں یہ سوچنے کی دعوت دیتی ہے کہ انسان کی اصل عظمت اس کے اختیار، کردار اور اعمال میں ہے۔ فروا ہر اسی لیے صرف پتھر پر بنا ایک قدیم نقش نہیں، بلکہ ایران کی قدیم تاریخ، زرتشتی روایت اور انسانی اخلاقیات کے درمیان ایک دلچسپ علامتی پُل بھی ہے۔